روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 82 | بدھ 21 ذی قعدہ 1416ھ 10 شہادت 1375ہش 10 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبِ ایمان کی مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے

مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آہی جاتی ہے۔ خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو یا مال و اسباب کی صورت میں ہو۔ لیکن (صاحبِ ایمان) کی مصیبت اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے۔ اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے۔ اس شربت کے پینے سے دل برے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے دلوں میں برائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آجاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آہی جاتا ہے مگر جذبہ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل برے کاموں سے بیزار اور متنفر ہو جاتا ہے۔ گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسر نہیں آتی۔ جب انسان دعا اور عقد ہمت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضل الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اسے کافوری جام پلایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے۔ اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 655)

ہر خرچ خدا کی خاطر کیا ہوا خرچ بن سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو خرچ بظاہر ہم دنیا پہ بھی کرتے ہیں ان میں بھی اللہ کی محبت کی گرمی پیدا کی جا سکتی ہے اور اگر کر دی جائے تو وہ دنیا کا خرچ عبادت بن جاتا ہے۔ اب اس کی مثال اس سے بہتر نہیں دی جا سکتی کہ انسان اپنی بیوی سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی خاص طور پر پیار کی موج آئی ہو تو ہاتھ سے لقمہ بنا کے اس کے منہ میں ڈالتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ لقمہ بھی اگر تم خدا کی محبت کو غالب کرتے ہوئے بیوی کو راضی کرنے کی بجائے اس خیال سے ڈال دو کہ میرا اللہ چاہتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں تو اس کو مزہ آئے گا ہی، وہ تو اسی طرح لطف اٹھائے گی جس طرح تم نے لقمہ ڈالا ہو کسی اور نیت سے۔ مگر تم ایک اور لطف اٹھا لو گے تمہیں بیوی کی رضا بھی حاصل ہو جائے گی اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہو جائے گی۔ وہی تمہارا فعل جو خدا کی محبت کی گرمی سے ہو گا یہ نشوونما پانے والا ہو گا یہ بہترین نتائج ظاہر کرنے والا ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہمیں تسلی دلا دی کہ (صاحب ایمان) خواہ بظاہر دنیا پر بھی خرچ کر رہا

باقی صفحہ 7 پر

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (لندن) تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم بلال بشیر احمد ابن بشیر الدین احمد صاحب سامی آف لندن کا نکاح مورخہ 29-مارچ کو دارالذکر لاہور میں ہمراہ عزیزہ مبشرہ ساجدہ صاحبہ بنت مکرم اویس اکمل شاد صاحب مبلغ 3 ہزار پاؤنڈ پڑھا گیا اور رخصتی اگلے دن انجام پائی۔ عزیزم بلال سابق مربی انگلستان محترم مصباح الدین صاحب کے پوتے اور حضرت میاں فضل محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑنواسے ہیں (شیخ محمد حسن صاحب آف لندن کے نواسے) اور عزیزہ مبشرہ مکرم افضل صاحب (گوجرانوالہ راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) کی بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ محترمہ ممتاز نفراللہ خان صاحبہ اسلام آباد سے لکھتی ہیں۔ "میری نواسی عزیزہ ڈاکٹر شازیہ چراغ صاحبہ بنت ایم چراغ الدین صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح ہمراہ مکرم معظم عثمان قیصر صاحب سول انجنیئر ابن مکرم یو۔اے مخدوم صاحب مورخہ 5-اپریل 1996ء کو بعد جمعہ مکرم تنویر احمد شاہد صاحب نے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا۔ محترمہ ڈاکٹر شازیہ صاحبہ حضرت ملک برکت علی صاحب کی پڑنواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ڈینٹل سرجن کی آمد

○ مکرم نصیر احمد خاں صاحب ڈینٹل سرجن مورخہ 96-4-12 بروز جمعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 10 بجے صبح تا 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

راتوں کو اٹھ اٹھ کر (-) خدا کے حضور دعائیں کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

10- شہادت 1375 ہش   10 - اپریل 1996ء

نیکی کی محفلیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آ جاتا ہے اور ان سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں۔ اور وہی پہلا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بری باتوں کے اجزا کا علم ہو چونکہ طلب شے کے لئے علم کا ہونا سب سے اول ضروری ہے۔ جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو اسے کیوں کر حاصل کر سکتے ہیں۔"

اس میں کیا شک ہے کہ نیک صحبتوں اور مجلسوں میں بیٹھ کر انسان کا دل نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے وہ اچھے لوگوں کو اچھا سمجھتا ہے۔ اور خود اچھا بننا چاہتا ہے۔ اور جو کچھ نیکی کے سلسلے میں وہ سنتا ہے اس پر عمل کرنے کو اس کا جی چاہتا ہے۔ لیکن اس کی یہ کیفیت کب تک قائم رہتی ہے یہ بات ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔ بعض اوقات ہم ایسی محفل میں بیٹھتے ہیں جہاں ہمارا دل نیکی طرف مائل ہونے لگتا ہے وہاں سے اٹھ کر جب اپنے کسی اور دوست سے جا کر ملتے ہیں تو دل بدل جاتے ہیں اور باتیں غیبت کی شروع ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ ہمارے سامنے نہیں ہیں ان کی عیب چینی اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو گرایا جائے' ان کو نقصان پہنچایا جائے۔ ان کی کردار کشی کی جائے' اگر یہی باتیں ہم ان کے سامنے کرتے' انہیں نصیحت کرتے اور نصیحت بھی اچھے انداز میں کرتے تو یہ بھی ایک نیکی ہوتی۔ اور اس مجلس میں بیٹھنے کا تسلسل ہوتا' جہاں ہمارے دل نیکی کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ لیکن بات بدل گئی۔ ہم نے کسی ایسے دوست سے باتیں شروع کر دیں جس نے ہمارے دل سے نیکی کے اثر کو دور کر دیا اور برائی کو ہمارے قریب لے آیا۔ یہ کس کی ذمہ داری ہے ہم سمجھتے ہیں یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم کس دوست کو اپنائیں اور کس کو چھوڑیں۔ اس کے متعلق لوگ تو ہمیں کچھ نہیں بتا سکتے۔ ہمیں خود ہی سوچنا ہے۔ کہ کہاں بیٹھ کر اور کس کے ساتھ مل کر دل نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور کس کی صحبت میں آکر اور کس سے باتیں کر کے ہم غیبت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ لوگوں میں کیڑے نکالنے لگتے ہیں۔ لوگوں کی کردار کشی کرتے ہیں۔ اگر ہم کسی فارغ وقت میں اپنے دوستوں اور ان کے ساتھ گفتگو کا جائزہ لیں اگر ہم یہ دیکھتے رہیں کہ کس کے ساتھ کس وقت کس طرح کی باتیں ہوئیں۔ تو یقیناً ہمارے لئے یہ کام مشکل نہ ہو گا کہ جن لوگوں کے ساتھ دوسروں کی کردار کشی کی باتیں ہوئی ہیں۔ دوسروں کے لئے غیبت کی باتیں ہوئی ہیں۔ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اور صرف اچھی صحبتوں اور اچھی مجلسوں میں بیٹھا جائے۔ وہاں باتیں سنی جائیں اپنے دل کو نیکی کی طرف مائل کیا جائے اور ان نیکیوں پر عمل پیراء ہوا جائے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ ایسی مجلسیں جہاں نیکی کا اثر زائل ہونے لگے ان سے بچنا چاہئے۔ اور جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں یعنی انسان غیبت کی طرف مائل ہو جائے کردار کشی کرنے لگے۔ لوگوں میں کیڑے نکالنے لگے۔ ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بری باتوں کے اجزاء کا علم ہو کیونکہ بسا اوقات جب ہم غیبت کرتے ہیں تو ہمیں مزا آتا ہے۔ ہم اسے اچھی بات سمجھتے ہیں لیکن اگر ہمیں اس بات کا علم ہو جائے کہ ایسا کرنا برا ہے تو یقیناً ہم ایسا کرنے سے نفرت کرنے لگیں گے۔ ہمیں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ اور یہ دیکھنا چاہئے کہ کہاں دل نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اور کہاں ہمارے دوست ہمیں برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور پھر برائی کی طرف لے جانے والوں سے اجتناب اختیار کرنا چاہئے۔

آشنائے درد ہی سے درد کہنا چاہئے
اور جو ماحول میں ہوتا ہے سہنا چاہئے
ہم بدل سکتے نہ ہوں حالات تو بہتر ہے یہ
اپنے اپنے حال میں خوشحال رہنا چاہئے

ابوالاقبال

آئے گی مرے بعد تمہیں میری وفا یاد

جس دن سے کیا دل نے مِرے قولِ بلیٰ یاد
رہتا ہے مجھے دیدِ بُتاں میں بھی خدا یاد

جب تک رہے دوراں میں تِرا جورو جفا یاد
تب تک رہے دنیا میں مِری مہر و وفا یاد

کچھ شکوۂ بیداد مجھے تم سے نہیں ہے
جو تم نے کیا مجھ سے نہیں مجھ کو ذرا یاد

پھر پھڑکے ہے کیوں ماہئ بے آب کی مانند
رکھتا نہیں گر دل میں تری قبلہ نما یاد

اب گرچہ مِرے دعوئے الفت کو نہ مانو
آئے گی مِرے بعد تمہیں میری وفا یاد

گو ہجر نے ہر نقشِ خوشی دل سے دیا دھو
اب تک ہے تِرے وصل کا پر مجھ کو مزا یاد

کیوں رد کریں بیمارِ محبت کو اطبّا
کیا کوچۂ دلبر کی نہیں خاکِ شفا یاد

اس عالَمِ غفلت میں جو لے بیٹھا غزل کو
کیا جانئے آیا ہے مجھے آج یہ کیا یاد

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

جو خدا کے لئے قربانی کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"انسان اپنی اس ابتداء کو دیکھے اور پھر انتہاء پر نظر کرے۔ ابتداء میں تو یہ کہیں گوشت میں نظر آتا ہے۔ کہیں سبزی میں۔ کہیں غلہ وغیرہ میں۔ مگر انتہا یہ ہوتی ہے کہ ازلی ابدی خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی ہر جگہ اور ہر حالت میں اور ہر شر اور مصیبت میں حفاظت کرتا ہے اور اگر ضرورت پڑے تو اس کی خاطر لاکھوں انسانوں کو قربان کر ڈالتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کونسا درجہ ہے جو انسان کو حاصل ہو سکتا ہے لیکن یہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اسی طرح کہ خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا جائے۔ اور جو خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کرتا ہے وہ ضرور کامیاب ہو جاتا ہے"

(الفضل 28- ستمبر 1918ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

شادی کے بعد جب حضرت خدیجہؓ نے محسوس کیا کہ آپ کا حساس دل ایسی زندگی میں کوئی خاص لطف نہیں پائے گا کہ آپؐ کی بیوی مالدار ہو اور آپؐ اس کے محتاج ہوں تو انہوں نے ارادہ کرلیا کہ وہ اپنی تمام دولت آپؐ کی خدمت میں پیش کردیں گی تاکہ جب اور جیسے آپؐ چاہیں اسے خرچ کرسکیں۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کہا۔ میرے چچا کے بیٹے! (اس وقت آپؐ ابھی رسالت کے منصب پر فائز نہیں ہوئے تھے اور عرب میں قاعدہ ہے کہ جب بیویاں اپنے خاوندوں کو مخاطب کرتی ہیں تو چچا کا بیٹا کہا کرتی ہیں) میں اپنا سارا مال اور غلام آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آپ میری دلجوئی کریں اور میری اس پیشکش کو قبول فرما لیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ خدیجہ! منہ سے بات کہہ دینا آسان ہوتا ہے مگر بعد میں اس پر قائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ تمہیں پتہ ہے کہ میں غلامی کا سخت مخالف ہوں اور تمہارے غلام ہیں۔ اگر تم نے وہ سارے غلام میرے سپرد کردیئے تو میں انہیں فوراً آزاد کردوں گا۔ اس زمانہ میں بڑی جائیداد غلام ہی ہوتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ خدیجہ! اگر میں نے تمہارے سب غلاموں کو آزاد کردیا تو تم خفا تو نہیں ہوگی اور اپنے عہد پر قائم رہوگی۔ حضرت خدیجہؓ نے فرمایا آپ جس طرح چاہیں کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں آپ کی خوشی میں ہی اپنی خوشی محسوس کرتی ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے خانہ کعبہ میں لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا کہ اے لوگو! گواہ رہو آج خدیجہؓ نے اپنا سارا مال مجھے دیدیا ہے اور مجھے اختیار دیا ہے کہ میں جیسے چاہوں استعمال کروں۔ سو آج میں نے اس کے سب غلام آزاد کردیئے ہیں۔ اب وہ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں۔ گویا جب رسول کریم ﷺ کو اپنے مشن کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی اس وقت وہ روپیہ ایک عورت نے ہی آپؐ کو مہیا کیا۔

پھر آپؐ کو عبادت کا شوق ہوا تو آپؐ شہر سے تین چار میل دور ایک پہاڑی کی چوٹی پر پتھروں کی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی غار میں جسے حراء کہتے ہیں عبادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ حضرت خدیجہؓ آپؐ کو تین چار دن کے لئے کھانا دے دیتیں جو ستوؤں اور کھجوروں پر مشتمل ہوتا تھا۔ جب وہ ختم ہوجاتا تو آپؐ واپس آتے اور حضرت خدیجہؓ پھر تین چار دن کی خوراک دے دیتیں اور آپؐ حراء میں واپس تشریف لے جاتے۔

پھر جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ بہت گھبرائے۔ آپؐ نے خیال کیا کہ انسان چاہے کتنی بھی کوشش کرے خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی خدا تعالیٰ کے حق کو ادا نہ کرسکوں اور اس طرح اس کی ناراضگی کا مورد بنوں۔ آپؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس آگئے اور فرمایا۔ خدیجہ! آج جبرئیلؑ آیا ہے اور اس نے مجھے خدا تعالیٰ کا یہ حکم دیا ہے کہ جاؤ اور ساری دنیا کو خدائے واحد کی تبلیغ کرو۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھ سے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہوجائے۔ اس بات کو سنتے ہی فوراً حضرت خدیجہؓ نے کہا۔ میرے چچا کے بیٹے! آپ گھبراتے کیوں ہیں (-) خدا کی قسم! یہ کلام خدا تعالیٰ نے اس لئے آپ پر نازل نہیں کیا کہ آپؐ ناکام و نامراد ہوں اور خدا تعالیٰ آپؐ کو رسوا کردے خدا تعالیٰ ایسا کب کرسکتا ہے۔ آپؐ تو وہ ہیں کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور بے یارومددگار لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے ہیں وہ آپؐ کی ذات کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور سچی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے انسان کو خدا تعالیٰ کسی ابتلاء میں ڈال سکتا ہے۔ اس نے اگر آپؐ پر کلام نازل کیا ہے تو اس لئے نہیں کہ آپؐ کو کسی دکھ میں ڈالے بلکہ اس لئے نازل کیا ہے کہ وہ آپؐ کی عزت بڑھائے۔

پھر سب سے پہلے جو آپؐ کے دعویٰ پر ایمان لائیں وہ حضرت خدیجہؓ ہی تھیں گویا رسول کریم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی بھی ایک عورت ہی تھی۔ مورخین نے اس بات پر بڑی بحث کی ہے کہ سب سے پہلے کون مسلمان ہوا۔ بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے ایمان والی حضرت خدیجہؓ تھیں بعض نے حضرت ابوبکرؓ کو پہلا مسلمان قرار دیا ہے اور شیعہ حضرت علیؓ کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لائے۔ محققین نے لکھا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ عورتوں میں سے سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔ جواں سال مردوں میں سے حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے ایمان لائے۔ بچوں میں سے حضرت علیؓ کو سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی اور غلاموں میں سے حضرت زیدؓ پہلے ایمان لائے۔ بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں پہلا مالی بوجھ اٹھانے والی ایک عورت ہی تھی جس نے رسول کریم ﷺ کی اس قدر خدمت کی کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان کی خدمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی محبت وفات کے بعد بھی رسول کریم ﷺ کے دل میں جوش مارتی رہی۔ جب بھی کوئی بات ہوتی آپؐ فرماتے خدیجہؓ نے یوں کہا تھا۔ خدیجہؓ یوں کیا کرتی تھی اور اس کی وجہ سے آپؐ کی نوجوان بیویاں چڑ جایا کرتی تھیں مثلاً حضرت عائشہؓ جوان تھیں اور پھر آپؐ کی خدمت بھی کرتی تھیں۔ جب بات بات پر آپؐ خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تو وہ بعض دفعہ چڑ جایا کرتیں۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہوگیا ہے۔ خدیجہؓ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو جوان اور خدمت کرنے والی بیویاں دی ہیں مگر پھر بھی آپ ہر وقت اسی بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ! تجھے معلوم نہیں خدیجہؓ نے میرا ساتھ کس وفاداری کے ساتھ دیا تھا ہر مصیبت میں اس نے میرا ساتھ دیا اور ہر مشکل کے وقت اس نے میرے لئے قربانی کی۔ کیا میں اسے بھول سکتا ہوں۔ تمہارا مقام اپنی جگہ ہے اور خدیجہؓ کا مقام اپنی جگہ ہے۔ اس نے میری اس وقت خدمت کی جب ساری دنیا مجھے چھوڑ چکی تھی۔ وہ میرے دشمنوں کے مقابلہ میں میرے ساتھ پہاڑ بن کر کھڑی رہی۔

پھر حضرت خدیجہؓ کی خدمات کا رسول کریم ﷺ پر اس قدر اثر تھا کہ ایک دفعہ ان کی بہن ملنے کے لئے آئیں۔ ان کی آواز حضرت خدیجہؓ کی آواز سے ملتی تھی۔ ان کی آواز جب رسول کریم ﷺ کے کان میں پڑی تو آپؐ کو یوں معلوم ہوا کہ گویا حضرت خدیجہؓ آگئی ہیں۔ تاریخ میں آتا ہے کہ آپؐ اس کی آواز سن کر بے قرار ہوگئے! اور اس بے کلی کی حالت میں فرمانے لگے۔ ہائے میری خدیجہؓ، ہائے میری خدیجہؓ یعنی میری خدیجہ کہاں سے آگئی! لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! خدیجہؓ کو تو فوت ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں یہ ان کی بہن ہے۔ اب دیکھ لو! حضرت خدیجہؓ کی وفات کے پندرہ سولہ سال بعد بھی ان کی آواز کے ساتھ ملتی جلتی آواز سن کر رسول کریم ﷺ کا بے تاب ہوکر ہائے میری خدیجہ کہہ اٹھنا اس بات کی کتنی واضح دلیل ہے کہ ان کی خدمات کا آپؐ کے دل پر گہرا اثر تھا اور وہ لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی آپؐ کے دل سے محو نہیں ہوا تھا۔ تو اسلام کی ابتداء میں بھی عورتوں نے ہی زیادہ خدمات کی ہیں۔ جب آپؐ نے دعویٰ نبوت کیا تو سارے مکہ والے آپؐ کے مخالف ہوگئے۔ اس وقت اگر آپؐ کو کہیں پناہ ملتی تھی تو آپؐ کی پھوپھی کی لڑکی ام ہانی کے گھر میں ملتی تھی۔ پرانے صحابہؓ کہا کرتے تھے کہ ہم ام ہانی کے گھر جاکر رسول کریم ﷺ سے دین سیکھا کرتے تھے۔ غرض پہلی ہستی جس نے آپؐ کی مالی خدمت کی اور غار حراء میں عبادت کے زمانہ میں آپؐ کو کھانا وغیرہ باقاعدگی سے پہنچایا وہ ایک عورت ہی تھیں۔ اور دعویٰ نبوت کے بعد جب سارا مکہ آپؐ کا مخالف ہوگیا تھا تو جس نے آپؐ کو پناہ دی وہ عورت ہی تھی۔

ایک اچھی بات

یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے۔ اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ مگر یوں ہم اسے گناہ نہیں کہتے۔ لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مدار ہو اگر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون بہادر ہوسکتا ہے۔ مگر جنگ میں آپ کی حفاظت کے لئے پہرہ ہوتا تھا اور آپ کے گھر پر بھی پہرہ ہوتا تھا۔ کوئی کہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت دوسروں سے مقدم سمجھتے تھے مگر ایسا کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ آپ کی حیات سے دنیا کی زندگی وابستہ تھی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا میں اسلام کس طرح قائم ہوتا۔ تو بعض انسانوں کا آرام اور صحت کا قائم رکھنا نیکی ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہوتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایسی حالت آتی ہے کہ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ عبدالقادر اٹھ تجھے میری جان کی قسم کھانا کھالے۔ تو میں کھانا نہیں کھاتا۔ اور جب تک وہ نہیں کہتا کہ میری جان کی قسم کپڑا پہن لو تو میں نہیں پہنتا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کو خدا کہتا ہے کہ اپنی خاطر نہیں میرے لئے یہ کام کرو۔ تو وہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا کے لئے کر رہا ہوتا ہے پس گناہوں کے اس قدر مدارج ہیں کہ انسان کی حالت کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اسی لئے صوفیا کہتے ہیں کہ ابرار کے گناہ عوام کی نیکیاں ہوتی ہیں۔

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

یاد ماضی

محمد علی خاں صاحب اشرف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چنیوٹ

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت منشی اروڑے خان صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم اور خاص رفقاء میں سے تھے۔

غالباً 1910ء کا واقعہ ہے کہ اس زمانہ میں جس کو نصف صدی گزر رہی ہے۔ ہوشیار پور جالندھر۔ ریاست کپور تھلہ اور کانگڑہ فیروز پور وغیرہ اضلاع میں بہت کم لوگوں نے ابھی احمدیت قبول کی تھی اور کہیں کہیں احمدی دکھائی دیتا تھا۔ بفضل اللہ مجھے 1903ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ اور میں محکمہ تعلیم میں ملازم تھا۔ اور ان دنوں میں گورنمنٹ ہائی سکول صوبہ سرحد میں بطور انگلش ٹیچر کام کرتا تھا۔ اور تعطیلات موسم گرما میں اپنے وطن موضع بیرم پور خیالہ بلندہ میں آیا جو تحصیل پھونگہ۔ ریاست کپور تھلہ سے قریباً ڈھائی تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارا گاؤں سرکار انگریزی کا علاقہ تھا۔ میں نے گاؤں میں آ کر سنا کہ پھونگہ کا تحصیلدار احمدی ہے۔ جسے سنتے ہی میرے دل کے گوشہ گوشہ میں اس سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ میں ان دنوں انگریزی لباس پہنا کرتا تھا۔ اگلے دن علی الصبح ہی چھڑی ہاتھ میں لے کر تحصیل بھونگہ چلا گیا تحصیل و تھانہ خالی معلوم ہوتا تھا۔ سوائے ایک بوڑھے انسان کے۔ جس نے محض گھٹنوں تک کوئی دو گز کا ایک سیاہ رنگ کا کپڑا پہنا ہوا تھا۔ اور سر پاؤں سے ننگا۔ گلے میں کرتہ وغیرہ ندارد اپنی دو بکریوں کو تحصیل کی فصیل کے ساتھ کی جھاڑیوں اور گھاس میں چرا رہا تھا۔ میں نے اسے معمولی گنوار سا مزدور سمجھ کر سوال کیا۔ کیوں بھئی تحصیلدار صاحب یہاں ہی یا باہر دورہ پر۔

اس نے کہا یہاں ہی ہیں۔ کیوں کیا کام ہے؟ میں نے کہا۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ دو چار دفعہ کے سوال و جواب کے بعد میں ایک بنچ پر بیٹھ گیا اور وہ اپنی بکریاں چراتا رہا۔

کوئی آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد میں نے پھر اٹھ کر اس کے پاس جا کر سوال کیا کہ بھئی مجھے بتا تو دو کہ تحصیلدار صاحب یہاں ہی ہیں یا باہر۔ اس نے پھر یہی کہا بھئی آپ اپنا کام بتلا دیں۔ طبیعت میں بے حد غصہ پیدا ہو گیا کہ یہ کیسا شخص ہے جو بار بار کام پوچھتا ہے۔

میں نے کہا بھئی مجھے کام کچھ نہیں نہ میرا کوئی مقدمہ ہے نہ میں ریاستی باشندہ ہوں۔ میں سرکاری ملحقہ علاقہ میں رہتا ہوں سکول ماسٹر ہوں۔ صرف ان سے ملاقات کا شوق تھا۔ میرا۔ ان کا کچھ روحانی تعلق ہے اور بس۔ اللہ۔ اللہ۔ وہ شخص فوراً بھانپ گیا کہ میں احمدی ہوں۔ اس نے بکریاں وہیں چھوڑ دیں۔ اور مجھے نہایت پیار و تعظیم سے اٹھا کر اپنی کوٹھڑی میں لے گیا۔ ایک کرسی پر بٹھلایا۔ پھر پوچھا۔ بھئی کیا آپ حقہ پیتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ بھئی حقہ تو ضرور پیتا ہوں۔ مگر آپ تکلیف نہ کریں اس نے حقہ تازہ کر' آگ بنا۔ چلم بھر میرے آگے رکھ دیا۔ اور آپ میری کرسی کے پاس خالی زمین پر بیٹھ گیا۔ اور چولہے پر چائے رکھ دی۔ چائے تیار ہونے پر ایک پیالی میرے آگے رکھ کر اندر سے ایک بڑا سا گھڑا اٹھا لائے۔ جس پر چھنی کی بجائے کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تاکہ چیونٹیاں وغیرہ اندر نہ جائیں اس میں سے مٹھائی کی تھالی بھر کر میرے آگے تپائی پر رکھ دی۔ کہ شوق فرمائیں۔ میں انکار پر انکار کرتا گیا۔ مگر وہ کھانے کے لئے اصرار پر اصرار کرتے گئے۔ خیر میں نے دل میں خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص تحصیلدار صاحب کا خانساماں و باروچی ہے ان کو انہوں نے تاکید کی ہوئی ہو گی کہ میرے مہمانوں کی تعظیم و خاطر و مدارت کا خاص خیال رکھے۔ میں چائے پینے میں مشغول ہو گیا اور وہ شخص زمین پر میری کرسی کے پاس بیٹھا رہا چائے کے لئے میرے سامنے اپنی ایک بکری لا کر اس کا دودھ دوہا اور چائے میں ڈالا یعنی ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کو فخر سمجھا بہر حال میں نے یہی سمجھا کہ یہ تحصیلدار صاحب کا باورچی یا بیرا ہے۔ اتنے میں کافی وقت ہو گیا۔ مجھے اس نے پھر حقہ بھر کر دیا۔ اور آپ اٹھ کر باہر صحن میں چلا گیا' مگر اس طرح ننگا دھڑ ننگا جسم۔ اتنے میں میرے پاس ایک اور شخص حقہ پینے لگ گیا۔ میں نے اس سے بھی وہی سوال کیا کہ بھئی صبح سے یہاں تحصیلدار صاحب کو ملنے کے لئے بیٹھا ہوں خدا جانے وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ یہ ان کا باورچی بھی ٹھیک پتہ نہیں بتاتا۔ وہ شخص حیرانی سے میری طرف دیکھنے لگ گیا۔ اور کہنے لگا۔ تمہیں اتنا معلوم نہیں کہ یہی وہ تحصیلدار صاحب ہیں۔ جو آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ کو چائے پلا رہے تھے۔ میں نے اسے گھورا اور جھوٹا سمجھا۔ اور کہا نہیں وہ خانساماں یا باورچی ہے۔ تحصیلدار تو بڑی شان والے ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے کرسی سے اٹھایا اور میرا بازو پکڑ کر صحن کی کوٹھڑی میں کھڑے ہو کر بتایا کہ وہ مقدمہ سن رہے ہیں۔ اور مدعی مدعا علیہ وکیل آگے کھڑے ہیں۔ تحیصلدار صاحب اسی طرح ننگے دھڑ ننگے جسم کچہری کر رہے ہیں۔ جس کو دیکھ کر میرے سر پر سے تو منوں پانی پھر گیا۔

اللہ۔ اللہ خلقے کا مالک اور یہ درویشانہ حالت۔ یہ کوئی ولی اللہ مجذوب ہے۔ جس نے اپنے نفس کو مار دیا ہے۔ یہ خدا کا خاص بندہ معلوم ہوتا ہے۔ میں ان کی یہ حالت دیکھ کر بے حد شرمندہ ہوا کہ میں اس کو چپڑاسی۔ چوکیدار اور خانساماں باورچی وغیرہ سمجھتا رہا ہوں۔

اب میں وہاں سے دوڑنا چاہتا تھا کہ اس شخص نے اپنی اصلیت مجھ پر ظاہر نہ ہونے دی۔ اور مغالطہ میں رکھا۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ مجھے اب واپس جانے کی اجازت بخشی جائے۔ مگر ان کی طرف سے یہی جواب رہا کہ آپ نہیں جا سکتے۔ فرماتے اور یہی۔ کہ آمدن بارادت رفتن باجازت میری اجازت کے بغیر آپ نہیں جاسکتے اور آج رات میرے پاس ٹھہرنا پڑے گا۔ رات کو آپس میں باتیں کریں گے۔ میں نے لاکھ جتن کئے کہ کسی طرح یہاں سے چلا جاؤں مگر نہ جاسکا۔

دوپہر کے وقت اور رات کے وقت اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے مجھے اپنے ساتھ کھلایا۔ دو تین ہندوؤں کے یتیم بچے آپ کے پاس آ گئے۔ ان سے بہت پیار کرتے۔ ان کو مٹھائی دیتے اور مجھے فرماتے ہمارے آقا کا حکم ہے۔ جن کے ماں باپ نہ ہوں ان کے ماں باپ تم بن جاؤ یہ میرے بچے ہیں میں ان کا باپ ہوں۔ رات کو جب بستروں پر لیٹ گئے۔ تو پھر میری ٹانگیں دبانے لگ گئے۔ میں شرمندہ ہو رہا تھا۔ بار بار عرض کرتا کہ آپ تحصیلدار صاحب ہیں۔ میں معمولی سا انسان۔ مگر آپ نہ مانے۔ صبح عبادات وغیرہ پڑھ کر پھر چائے وغیرہ تیار کر کے پلائی۔ اور بڑی مشکل سے مجھے واپس جانے کی اجازت دی مگر پھر اپنی گھوڑی پر بٹھا کر کوئی دو میل کے قریب میرے ساتھ پیدل چلتے رہے۔ پھر کہیں جا کر اجازت دی اس کے بعد میں ان کی اس حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھاتا ہوں کہ جس وقت انہوں نے ملازمت سے فارغ ہو کر قادیان میں بیٹھ کر باقی ماندہ زندگی کے دن کس طرح گزارے۔

غالباً 13-1914ء کا واقعہ ہے کہ میں دفتر اخبار بدر میں جائنٹ ایڈیٹر و مینجر اخبار تھا۔ اور ساتھ ہی ایک کوٹھڑی میں حضرت مفتی صاحب موصوف رہا کرتے تھے۔ وہ نقشہ بھی عجیب تھا۔ یار کے دوارے کے سامنے دھونی رمائی ہوتی تھی۔ زمین پر بیٹھے رہتے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ذکر خیر فرماتے تو حضرت صاحب کو میرا معشوق کے الفاظ سے یاد کرتے۔ اور میٹھی میٹھی باتیں کر کے اگلے شخص کو اپنا عاشق بنا لیتے۔ فرماتے کہ جب میری ماہوار تنخواہ سو روپیہ تھی تو میں پچانوے روپے اپنے معشوق کی خدمت میں ہر ماہ پیش کر دیتا۔ اور اپنے لئے صرف پانچ روپے رکھ لیتا اور انہی میں گزران کرتا۔ اب میری پنشن۔ 50 روپے ہے۔ 45۔ روپے حضرت اماں جان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں اور وہی پانچ روپے اپنے لئے رکھتا ہوں یہ کوٹھڑی حضرت اماں جان نے مجھے رہنے کے لئے بخشی ہوئی ہے۔ گویا حضرت بانی سلسلہ کے عشق میں ہر آن مخمور نظر آتے۔ مجھے ان کی زندگی میں بار ہا ان کو ملنے کے مواقع پیش آئے ہیں۔ ہمیشہ ان کو ہموار سطح پر صفائی قلب کے ساتھ عشق محبوب میں غرقاب پایا۔ دنیا کی کوئی بات ان کے سامنے ان کے اس عشق کے راستے میں حائل نہ ہو سکتی تھی۔ اللہ اللہ مجھے وہ وقت بھی یاد ہے۔ جب میرے سامنے آپ کی حالت نزاع کا وقوعہ پیش آیا۔ آپ اس وقت اللہ میاں سے باتیں کرتے معلوم ہوتے تھے اور میرے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی پاس ایک کرسی پر متمکن تھے۔ اور اپنے عاشق کو بہ نظرو پیار دعا تک رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین۔

(الفضل 26 ستمبر 1959ء)

یاد رفتگان

حمیدہ اہلیہ ملک بشیر احمد

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

میری خالہ زاد بہن محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ جو میرے خاوند ملک بشیر احمد صاحب کی بہن تھیں۔ یکم مارچ 1996ء کو مختصر سی علالت کے بعد اچانک ہی اپنے رب کریم کے حضور حاضر ہو گئیں۔

محترمہ ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ محترمہ چوہدری نور محمد خان صاحب (وفات یافتہ) سٹیشن ماسٹر ساہیوال کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ بہت ہی نیک اور مخلص بہن احمدیت کی شیدائی خدا تعالیٰ سے ڈرنے والی اور بہت ساری خوبیوں کی وارث تھیں۔

ان کی وفات کا سن کر احمدی بہنیں تعزیت کے لئے آئیں تو بتایا کہ وفات سے چھ دن قبل لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں شامل ہوئیں اور بہت ہی خوش الحانی سے ایک نظم سنائی اور بتایا کہ میں نے یہ اپنے بچپن میں یاد کی تھی۔ ہر ممبر سے بہت محبت سے ملیں اور بہت خوش رہیں۔ اتنی جلد خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔

موصوفہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے چھوٹے بھائی عبد الرشید صاحب کی خوشدامن تھیں لنڈن میں ان کی بیٹی اچانک یہ جانکاہ صدمہ سن کر بیمار ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور باقی سب کو صبر عطا کرے۔ اور جملہ لواحقین اور ان کی اولاد کو اپنے فضلوں سے صبر دے اور موصوفہ کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے۔

جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین (نیویارک' امریکہ) حال ربوہ

ہم اور پانی

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں زندگی کے آغاز سے بہت پہلے پانی پیدا کیا- اور پھر زندگی کا آغاز ہوا- ہر جاندار کی زندگی پانی سے ہی وابستہ ہے- اللہ تعالیٰ نے تمام ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس دنیا میں تین حصے پانی اور ایک حصہ خشکی بنائی- تین حصے پانی پندرہ سو ملین مکعب کلومیٹر پانی ہے- اس سارے پانی کا صرف 0ء02 فیصد تازہ پانی (Fresh water) جو کہ فوری استعمال کے قابل ہوتا ہے- تازہ پانی زمین سے سمندر میں جاگرتا ہے اور نمکین ہو جاتا ہے- پھر سمندر سے پانی بخارات بن کر اڑتا ہے اور زمین پر دوبارہ بارش بن کر برستا ہے- اس عمل کو "ہائیڈرولوجک سائیکل" کہتے ہیں جس کی وجہ سے تازہ پانی کی مقدار دنیا میں ہمیشہ یکساں رہتی ہے-

پانی ایک منفرد چیز ہے خالص پانی صاف' شفاف' بے رنگ اور اس کا کوئی ذائقہ نہیں ہوتا- پانی ایک بہترین محلول ہے اور یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی وساطت سے جانداروں کے جسم میں غذا ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک منتقل ہوتی ہے- جو مضر مادے جسم میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی ایک جگہ اکٹھا کرنے اور پھر خارج بھی پانی ہی کی مدد سے ہوتے ہیں- پانی جسم کے درجہ حرارت کو برقرار رکھنے میں مددگار ہے- اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں ہر چیز بن مانگے عطا فرمائی ہے اور خاص کر پانی بہت ہی وافر مقدار میں عطا فرمایا جیسے پینے کے لئے' صفائی کے لئے' کپڑے دھونے کے لئے' گھروں کی صفائی کے لئے' پودوں کی آبیاری کے لئے' سڑکیں صاف کرنے کے لئے' تفریحی مقاصد کے لئے' آگ بجھانے کے لئے' بجلی پیدا کرنے کے لئے' صنعتوں کے لئے' فضلہ اور غلاظت کی ٹرانسپورٹ وغیرہ کے لئے-

پانی کی تقسیم گھروں میں ہم جو پانی استعمال کرتے ہیں اس کی تقسیم اس طرح ہے-

1- پینے اور کھانے پکانے کے لئے 5 فیصد
2- نہانے کے لئے 30 فیصد
3- بیت الخلاء اور فلش سسٹم 40 فیصد
4- کپڑے دھونے کے لئے 15 فیصد
5- برتن دھونے کے لئے 5 فیصد
6- متفرق ضرورتوں کے لئے 5 فیصد

ہم اوسطاً روزانہ 2 سے اڑھائی لیٹر پانی پیتے ہیں اس پانی کا 50 فیصد ہماری جلد اور پھیپھڑوں کے ذریعے جسم سے خارج ہو جاتا ہے اور باقی 50 فیصد پیشاب اور فضلہ کی صورت میں نکلتا ہے- امریکہ جیسے ملک میں نہانے دھونے اور دوسرے کاموں کے لئے فی کس روزانہ 600 لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے اور موسم گرما میں یہ مقدار بڑھ کر 1000 لیٹر تک پہنچ جاتی ہے- ترقی پذیر ممالک میں فی کس روزانہ 50 لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے- مگر ہمارے شہروں میں اگر ایک محلہ میں پانی آرہا ہے تو دوسرے محلہ کے لوگ پچاس لیٹر فی کس تو کیا پانی کی ایک بوند کو ترستے ہیں- اور خاص کر موسم گرما کی آمد آمد ہے اور بے چارے لوگ پانی کو ترس رہے ہیں-

ہمارے جسم میں پانی کا تناسب 70 فیصد ہے اور یہ کیسا حسین امتزاج ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور معرفت کا بہت بڑا ثبوت کہ ہماری دنیا میں بھی 70 فیصد پانی ہے-

قدیم آبادیاں دنیا کے آغاز سے ہی انسان نے پانی کے قریب آباد ہونا شروع کیا- زمانہ قدیم میں مشہور تہذیبیں بھی پانی کے بڑے ذخیروں اور دریاؤں کے کنارے ہی آباد ہوئیں- جیسے وادی سندھ کی تہذیب' دریائے نیل کے کنارے آباد ہونے والے شہر' دریائے Tames کے کنارے لندن شہر وغیرہ- دریاؤں کا پانی ان بستیوں کے مکینوں کے لئے کافی ہوتا تھا- البتہ تاریخ سے ہمیں یہ سراغ کہیں نہیں ملتا کہ قدیم آبادیوں میں سے کچھ پانی کے کم ہو جانے کی وجہ سے ویران ہوئیں یا علاقائی موسم کی تبدیلیوں کی وجہ سے-

پانی کی سپلائی شہروں اور قصبوں کی سپلائی مختلف ذخیروں سے کی جاتی ہے- جیسے بارش کا پانی زمین کی سطح پر پایا جانے والا پانی' جیسے دریا اور جھیلوں کا پانی' اس میں کراچی نیویارک باسٹن اور سان فرانسسکو وغیرہ شامل ہیں- پاکستان میں اکثر شہروں اور قصبوں کو پینے کا پانی سپلائی کرنے کے لئے زیر زمین پانی ٹیوب ویلوں کے ذریعے حاصل کر کے سپلائی کیا جاتا ہے- بشرطیکہ اس میں نامیاتی وغیر نامیاتی اجزاء اس حد تک شامل نہ ہوں جو کہ انسانی صحت کے لئے مضر ہیں-

زیر زمین پانی زیر زمین پانی فلٹریشن (Percolation) کے عمل کے ذریعہ صاف ہوتا رہا ہے- بارش کا پانی جب زمین کی مختلف تہوں میں سے گذرتا ہوا نیچے جاتا ہے تو صاف ہو جاتا ہے- زیر زمین پانی قدرتی چشموں اور کنوؤں اور ٹیوب ویل سے حاصل کر کے پینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے- زیر زمین پانی میں معدنیات نمکیات اور بھاری دھاتوں کی مقدار اس لئے کچھ زیادہ ہو جاتی ہے جہاں کی زمین میں یہ عناصر پائے جاتے ہیں- جیسے شورکوٹ اور جھنگ کے علاقوں کا پانی- اس وجہ سے ان علاقوں کا پانی مضر صحت ہے- خاص کر جن علاقوں کے پانی میں Asbestos پایا جاتا ہے وہ کینسر کا سبب بنتا ہے- زمین کا پانی اگر پینے کے لئے استعمال کرنا ہے تو کسی اچھی لیبارٹری سے اسے ٹیسٹ کروانا بہت ضروری ہے-

زیر زمین پانی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جراثیموں سے پاک ہوتا ہے اور اس وجہ سے یہ باقی تمام ذرائع سے حاصل ہونے والے پانی سے بہتر ہوتا ہے- بشرطیکہ اس میں مضر دھاتیں' نمکیات اور دوسرے عنصر شامل نہ ہوں- آج کل کارخانوں کی زیادتی کی وجہ سے جو مضر مادے وہ باہر پھینکتے ہیں وہ زمین میں جذب ہو جاتے ہیں اور پانی کو زہر آلود کر دیتے ہیں- اگر زیر زمین پانی زہریلے کیمیائی مادوں کی وجہ سے خراب ہو جائے تو اسے از خود صاف ہونے میں مہینے نہیں بلکہ کئی سال درکار ہوتے ہیں-

تاریخی واقعہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب بھی اللہ کے پیاروں کو ہجرت کرنا پڑی تو سب سے پہلے وہاں پانی کی تلاش ہوئی- اور پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی پاکیزہ اور اعلیٰ قسم کا پانی زمین سے نکال کر ان بزرگوں کے پاؤں کے نیچے سے بہا دیا- آج ہزاروں سال گزرنے کے بعد سائنس نے ترقی کی خوردبینیں اور حساس قسم کے پانی ٹیسٹ کرنے کی مشینیں ایجاد کیں تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ خوردنی جراثیموں کے حوالے سے زیر زمین پانی ہی سب سے اعلیٰ ہے- اور اس کی سب سے بہترین مثال رہتی دنیا تک (آب زمزم) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حکمت کی یاد دلا کر ہمارے ایمانوں کی مضبوطی کا باعث بنتی رہے گی-

پانی میں خوردنی جراثیم پاکستان اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کے شہروں اور قصبوں میں زیر زمین پانی ٹیوب ویل کے ذریعہ نکال کر جب سپلائی کیا جاتا ہے تو گھروں تک پہنچتے پہنچتے اس میں لاتعداد جراثیم شامل ہو جاتے ہیں- اور ریسرچ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن شہروں میں یہ شکایات ملی ہیں وہاں کا سیوریج سسٹم اور پانی کے نل بہت ہی ناقص ہیں- کہیں نہ کہیں بیت الخلاء سے نکلنے والا پانی پائپوں کے جوڑوں اور والوز سے بہہ کر پینے والے پانی سے جاملتا ہے اور گندے پانی میں پائے جانے والے جراثیم صاف پانی میں جا کر خوب پھلتے اور پھولتے ہیں- خاص کر جب بارش ہوتی ہے تو گٹر سسٹم کا پانی ابل کر گلیوں اور سڑکوں میں بہتا ہے اور واٹر سپلائی کے بڑے ٹینکوں میں جاملتا ہے-

پانی میں پانچ قسم کے خوردنی جراثیم پائے جاتے ہیں- ان میں بیکٹیریا' وائرس' پروٹوزوا کیڑے (Worms) اور فنگس شامل ہیں- پانی میں بسنے والے بیکٹیریا سے پھیلنے والی بیماریوں میں سب سے خطرناک ٹائیفائیڈ' ہیضہ اور خونی اسہال ہیں- ان بیماریوں نے ترقی یافتہ ممالک میں اس صدی کے وسط میں بہت تباہی مچائی اور آج بھی ایشیا' افریقہ اور لاطینی ممالک میں بے شمار لوگوں کی موت کا سبب ہیں-

وائرسز جو وائرسز انسانوں میں بیماریوں کا سبب بنتی ہیں وہ سب بیماریاں پانی کے ذریعے پھیلنے والی ہیں- ان میں

Hepatitis-A virsus pliioviruses, coxscackieviruses, and echoviruses, rotaviruses, reviruses, adenoviruses the Norwalk-type gastroeteritis viruses

اب تک تقریباً سو ایسی وائرسز کا سراغ لگایا جا چکا ہے جو انتڑیوں کی سوزش اور معدہ سے متعلق مختلف بیماریوں کا سبب بنتی ہیں- اور ابھی ان وائرسز کی سنچری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے-

البتہ ابھی تک وائرسز کی پانی میں سراغ لگانے والے جو ٹیسٹ استعمال کئے جاتے ہیں وہ مکمل طور پر پرفیکٹ نہیں ہیں- اور یقین سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جب پانی میں وائرسز کا سراغ لگانے والے نہایت حساس ٹیسٹ ایجاد ہوں گے تو ان وائرسز کی تعداد کئی سو تک جا پہنچے گی- وائرس کے بارہ میں سائنس دانوں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ جب پانی کو جراثیموں سے پاک کرنے کے لئے کوئی تدبیر یا عمل کیا جاتا ہے تو وائرسز دوسرے جراثیموں کے مقابلے میں کافی ڈھیٹ واقع ہوتے ہیں- اگر ان جراثیموں والا پانی ہم پئیں گے تو ہماری انتڑیاں اور معدہ بے چارہ ان وائرسز کی سنچریوں کے سامنے کیا کرے گا- اسی لئے تو جب آپ کسی ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو خواہ آپ کی بیماری کچھ بھی ہو اکثر ڈاکٹر سب سے پہلے پیٹ اور جگر کے کیڑے مارنے والی دوائیوں سے آپ کے علاج کا آغاز کرتے ہیں- اسی لئے تو پرانے زمانے کے دانا لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹ اور جگر خراب ہے تو ہزار بیماریاں جنم لیتی ہیں- اور ان سب بیماریوں کی جڑ ہم کو صاف ستھرا اور پاکیزہ پانی کا میسر نہ ہونا ہے-

خوردنی جراثیموں کا ایک اور گروہ پروٹوزوا کہلاتا ہے یہ جراثیم بھی اسہال اور جگر کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں- امریکہ جیسے ملک میں جہاں پینے کے پانی کا معیار ساری دنیا سے اچھا ہے وہاں کی کل آبادی کے دس فیصد لوگ سالانہ پروٹوزوا کی وجہ سے اسہال کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں- اب ہم اپنے ملک کا خود ہی حساب لگا لیں کہ ہمارے شہروں میں کتنے فیصد لوگ نظام ہضم کی خرابی کا شکار ہیں (جواب یقیناً سو فیصد ہو گا)

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

دشت بام و در

اکبر حمیدی

اکبر حمیدی پاکستان کے ایک معروف شاعر ہیں قارئین الفضل ان کے شعری مجموعوں پر تبصرے پڑھ چکے ہیں۔ آپ نثر نگار بھی ہیں اور اس سلسلے میں ان کے انشائیہ اور ریڈیو کالم بھی زیور طباعت سے مزین ہو چکے ہیں۔ اس کتاب "دشت بام ودر" جو اس وقت پیش نظر ہے کے متعلق ایک شعر میں وہ کہتے ہیں۔

وہ دشت تم نے جسے شہرِ بے مکاں پایا
یہ شہر ہم نے جسے دشتِ بام و در پایا

کتاب کے پیش لفظ میں آپ نے لکھا ہے:۔

میں شعروادب کو انسانی دنیا کی سب سے زیادہ قابل اعتماد تاریخ سمجھتا ہوں۔ انسان کی داخلی اور خارجی دونوں دنیاؤں کی تاریخ۔ میرے نزدیک' خارجیت اور داخلیت دونوں انسانی زندگی کے ایسے لازمی حصے ہیں جن کے بغیر نہ تو انسان مکمل انسان کہلاتا ہے اور نہ ہی ان دونوں دنیاؤں کے ذکر کے بغیر شعروادب کو مکمل کہا جا سکتا ہے۔

خارجی دنیا وہ معاشرہ ہے جو گھر سے لے کر قومی اور بین الاقوامی سطح تک پھیلا ہوا ہے۔ انسان کتنا ہی بے تعلق ہونے کی کوشش کرے خارجی دنیا سے کسی نہ کسی طرح متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

داخلی دنیا انسان کی اپنی ذات ہے۔ اور اس ذات کے اندر اس کی اپنی ایک کائنات ہے۔ جو خارج سے متاثر بھی ہوتی ہے اور خارج کو متاثر بھی کرتی ہے۔ جب کوئی شاعر خارجی دنیا کو موضوع بناتا ہے تو ہم اس کی شاعری کو عصری شعور سے ہم آہنگ شاعری قرار دیتے ہیں۔ اور جب کوئی شاعری انسان کی داخلی صورت حال کی عکاسی کرتی ہے تو ہم اسے انسانی علوم اور اسرار کی شاعری کہتے ہیں۔ میرے نزدیک جن شاعروں نے بڑا نام پایا ہے۔ ان کی دسترس دونوں دنیاؤں تک پھیلی ہوئی ہے........ میری شاعری میں میرے ایسے ہی خیالات و نظریات کے عکس نظر آئیں گے۔ میں اصطلاحی لفظوں سے گریز کر کے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اس مجموعہ میں ایک وسیع تر انسانی نقطہ نظر رکھنے والے ترقی یافتہ۔ روشن خیال۔ خرد افروز انسان دوست۔ اپنی ذات اور کائنات سے جڑے ہوئے' مکمل نہ سہی (کہ یہ ایک بڑا دعویٰ ہے) مگر بھرپور انسان کی شاعری پڑھنے کو ملے گی۔ استحصال کا شکار ہونے والے طبقوں کی نمائندگی ملے گی۔ خواہ یہ استحصال کسی بھی نام سے ہو۔

اس سلسلے میں اکبر حمیدی صاحب نے اپنے مجموعہ میں سے جو اشعار منتخب کئے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

ان کے ہونٹوں پر چمکتا تھا ستارا کوئی
مسکراتے تو مرے دل میں اجالا ہوتا۔
جب تمہیں بے گھر ہوئے لوگوں کا آتا ہو خیال
سب سے پہلے دوستو اپنے گھروں میں دیکھنا
تم اپنی کشتیوں کو رو رہے ہو
سنو کہتا ہے دریا اور کچھ بھی
میں صدیوں کے تفاخر کی زباں ہوں
زمانے میرے اندر بولتے ہیں
نہ پہنچے تو بھی اکبر دکھ نہ ہو گا
کہ ہم صحرا کے رستے جا رہے ہیں

حمدیہ اشعار سے اس کتاب کو شروع کیا گیا ہے۔ پہلی نظم کا پہلا شعر یہ ہے۔

اس عجائب کی ہر اک شے ہے نشانی تیری
در و دیوار پہ لکھی ہے کہانی تیری

کتاب میں پابند نظموں کے علاوہ 1984ء سے 1995ء تک کہی گئی آزاد نظمیں بھی شامل ہیں۔

زیادہ کچھ کہنے کی بجائے ہم اپنے قارئین سے گزارش کریں گے کہ اگر انہیں یہ کتاب میسر آسکے کسی دوست سے۔ لائبریری سے یا خرید کر تو اس کا ضرور مطالعہ کریں اور اپنے خیالات سے اکبر حمیدی صاحب کو مطلع کریں۔ وہ یقیناً خوش ہوں گے۔ اپنی آراء اکبر حمیدی صاحب کو 11۔ شان پلازہ۔ بلیو ایریا' اسلام آباد کے نام ارسال فرمائیں۔ کتاب کی قیمت ایک سو روپے ہے۔ کاغذ بھی اچھا۔ جلد بھی اچھی اور ڈسٹ کور بھی خوبصورت اور سب سے زیادہ خوبصورت شائد دوستی کے لحاظ سے جو چیز ہمیں نظر آئی وہ آخری سرورق پر اکبر حمیدی کی تصویر ہے۔ اگرچہ ہونٹ ملے ہوئے ہیں لیکن مسکراتے نظر آتے ہیں اور خود ہی تصویر کے نیچے لکھا ہے۔

اک نظر ہی وہ مسکرائے تھے
آج تک جگمگا رہا ہوں میں

(ن۔س)

ہماری تاریخ

واعظین سلسلہ کا تقرر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے زمانہ مبارک میں انجمن کی طرف سے باقاعدہ کوئی واعظ سلسلے کے لئے مقرر نہ تھے۔ مگر اب امامت اولیٰ کے شروع میں ہی اس کی پوری شدت سے ضرورت محسوس ہوئی۔ اور خود حضرت امام جماعت الاول کی طرف سے اس کی تحریک ہوئی۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت اول کی اجازت سے انجمن نے سب سے پہلے شیخ غلام احمد صاحب کو اور بعد ازاں مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو واعظ مقرر کیا۔ ان کے بعد بعض اور واعظ مثلاً اللہ دین صاحب فلاسفر بھی نامزد ہوئے۔

واعظ اول شیخ غلام احمد صاحب کے تقرر کا واقعہ ذرا تفصیل سے ذکر کرنا موجب دلچسپی ہو گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے صدر انجمن احمدیہ میں درخواست بھیجی کہ ان کو واعظ مقرر کیا جائے۔ صدر انجمن نے اپنے اجلاس منعقدہ 30 مئی 1908ء میں فیصلہ کیا کہ چونکہ تقرر واعظین حضرت امام جماعت کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے شیخ یعقوب علی صاحب کو لکھا جائے کہ وہ تحریری درخواست حضرت امام کی خدمت میں بھیج دیں' حضرت امام جماعت الاول نے اس کی منظوری دیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ بڑے شہروں کی نسبت زیادہ تر چھوٹے چھوٹے دیہات میں جانا چاہئے اور تھوڑا تھوڑا دو دو تین تین میل کا سفر روز کریں۔ اور اسباب اٹھانے کے لئے ان کے پاس آدمی ہو۔ گاؤں کے لوگ مدد کر سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں کو آواز پہنچ جائے۔ اور موسم سرما کے ابتدا تک اس طرح آپ ایک ضلع کو ختم کر سکتے ہیں بدر (30 جولائی 1908ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صاحب یکم اگست 1908ء سے دعوت الی اللہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اور اس پہلے دورہ میں امرتسر سے حیدر آباد تک جانے کا پروگرام تھا۔ ان کے گھر کے اخراجات حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے برداشت کئے۔ اور سفر خرچ انجمن کی طرف سے ملا۔

شیخ صاحب کے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ پنجابی زبان کے مشہور شاعر بھی تھے۔ ان کو ابتداً جموں پونچھ وزیر آباد گوجرانوالہ وغیرہ کے شہروں اور دیہات میں بھجوایا گیا۔ ان ابتدائی واعظین کے فرائض میں چندے کی فراہمی اور نئی انجمنوں کا قیام بھی ہوتا تھا۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بھی عہد امامت کے اولین واعظوں میں سے تھے۔ آپ پنجابی زبان کے بڑے عمدہ واعظ تھے۔ اور زبان میں بڑی تاثیر تھی۔ اس زمانہ میں حافظ صاحب نے بڑا کام کیا۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب کا تقرر امام اول کے حکم سے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوا جہاں آپ نے سلسلہ کی دھاک بٹھادی۔ علاوہ ازیں امامت اولیٰ کے عہد میں آپ نے ملک کے طول و عرض میں بے شمار تقریریں کیں۔ بڑے بڑے معرکتہ الآراء مباحثے کئے۔ اور متعدد جماعتیں قائم کیں۔

الہ دین صاحب فلاسفر کو دیہات کے لئے واعظ مقرر کرنے سے قبل حضرت امام جماعت الاول اور مفتی محمد صادق صاحب کی موجودگی میں لیکچر کرایا گیا۔ چنانچہ فلاسفر صاحب کافی عرصہ تک دیہات میں اپنے علم و فہم کے مطابق یہ خدمت انجام دیتے رہے........... یہ تو فقط انجمن کے زیر انتظام چند واعظوں کے نام ہیں۔ ورنہ جلسوں اور مباحثوں میں حصہ لینے والے کئی مقررین و واعظین خدا کے فضل سے آگے آئے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم
مولفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اولاد کی قربانی دو طرح ہوتی ہے ظاہری رنگ میں تو اس طرح کہ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کی جائے۔ ان میں دین کی محبت اور اس سے رغبت پیدا کی جائے۔ اور انہیں علم دین سے واقف کیا جائے۔ مگر اس کے علاوہ اولاد کی ایک خاص قربانی بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔ تاکہ جب تک زندہ رہے۔ دین کی خدمت کرتی رہے۔ قربانی کے یہ دونوں رنگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس وقت ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے وقف زندگی کے سامان کئے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے اولاد کی اعلیٰ تربیت کے سامان میسر ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں"

(الفضل 9 مئی 1940ء)

میٹرک کے امتحان کے بعد

فارغ نہ رہیں

○ میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ رہنے کی بجائے کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں۔ اسی سلسلہ میں طاہر ٹائپنگ کلب قائم ہے۔ ٹائپ سیکھنے کے خواہشمند خدام رابطہ فرمائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

ترقی پذیر ممالک میں پانی کا معیار

ڈاکٹر او ٹمن پانی کے معیار کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک میں بچوں کی اموات کی شرح ترقی یافتہ ممالک سے دس فیصد زیادہ ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ اچھے پانی کی نایابی اور سیوریج سسٹم کا صحت و صفائی کے اصولوں کے مطابق نہ ہونا ہے۔ اقوام متحدہ کی 1990ء کی رپورٹ (واٹر اینڈ ہیومن ہیلتھ) کے مطابق دنیا میں 1ء5 ملین افراد کو پینے کا اچھا پانی میسر نہیں یا ان کی اس پانی تک رسائی نہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ موضوع اکثر زیر بحث رہتا ہے کہ پانی کے معیار کی بجائے تمام شہریوں کو پانی کی فراہمی زیادہ اہم ہے۔ اگر پانی کی سپلائی امریکہ اور دوسرے ممالک کا معیار ذہن میں رکھ کر منصوبے بنائے جائیں تو پھر ترقی پذیر ممالک میں ان ممالک جیسے پانی کے پلانٹ لگانا ناممکن ہے۔ اس وجہ سے اگر ترقی پذیر ممالک میں ایک طرف پانی کے معیار کو ذرا کم کیا گیا ہے تو دوسری طرف اس بات پر کسی صورت میں بھی یہ سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا کہ پانی میں خوردنی جراثیم، نامیاتی و غیر نامیاتی مادے موجود ہوں اور وہ بیماریاں پھیلانے کا سبب بنیں۔

امریکہ میں اس صدی کے وسط میں ٹائیفائڈ اور ہیضہ وبا کی صورت میں پھیلا تو وہاں کی حکومت نے پانی کی Sanitation کے پروگرام کو کامیاب بنایا اور تھوڑی ہی مدت میں پانی کے ذریعہ جو بیماریاں وبا کی صورت میں پھیلتی تھیں وہ مکمل طور پر ختم ہو گئیں۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) نے امریکہ اور یورپ کے لئے علیحدہ اور ترقی پذیر ممالک کے لئے پانی کا علیحدہ معیار مقرر کیا ہے۔ جس میں ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک شامل ہیں۔ اور ان ممالک کی راہنمائی کے لئے WHO نے تین جلدوں پر مشتمل

Guideline for drinking water quality

چھاپی ہیں۔ جلد اول میں یہ بتایا گیا ہے کہ پینے کے پانی میں کس حد تک آلودگی برداشت کی جاسکتی ہے۔ جلد دوم پانی کی آلودگی کا صحت کے تعلق پر مشتمل ہے جبکہ جلد سوم میں پانی کا معیار اور خوردنی جراثیم کے اثرات اور عوام الناس کو صحت مند پانی کی سپلائی سے متعلق تجاویز دی گئی ہیں۔ ان ہدایات پر کس حد تک ہمارے ملک میں عمل ہو رہا ہے اس کا اندازہ موسم گرما کی آمد سے ہو رہا ہے کہ کتنے فیصد لوگ ہیضہ، ٹائیفائیڈ اور اسہال کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

پانی میں کیڑے اور سانپ چند روز ہوئے اخبار میں پڑھا کہ ایک شہر میں واٹر سپلائی کے پائپوں سے آنے والے پانی میں سے لمبے لمبے کیڑے اور سانپ نکلے۔ اور کچھ لوگ یہ کیڑے بوتل میں بند کر کے اخبار کے دفتر میں دکھانے لائے۔ اخبار کے دفتر میں ایک کارکن بڑے حیران ہو کر بوتلوں میں بند اس مخلوق کو دیکھ رہے تھے تو ایک صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑی ذہانت سے بچپن کا ایک سنا ہوا لطیفہ سنایا۔

ایک بچے نے حلوائی سے چار آنے کا دودھ خریدا ابھی وہ دودھ لیکر اس کی دوکان سے چند قدم ہی چلا تھا کہ اسے دودھ میں مکھی نظر آئی وہ واپس حلوائی کے پاس گیا اور کہنے لگا "بھائی اس دودھ وچ مکھی اے" حلوائی نے جواب دیا "کاکا چار آنے دے دودھ وچوں ہور ہاتھی نکلنا سی"

تو جناب شہر میں جو پانی آرہا ہے اس کے پائپوں میں سے کیڑے اور سانپ ہی نکلے ہیں کوئی مگرمچھ تھوڑا نکلے ہیں جو آپ ڈر گئے ہیں۔

اصل تعلیم ارشاد خداوندی ہے کہ "اے انسانو! حلال اور پاکیزہ چیزیں کھایا اور پیا کرو" سوچنے کی بات ہے کہ جس پانی میں خوردنی جراثیموں کی بے تحاشہ مقدار ہو اور ان کی اقسام سینچروں کے حساب سے ہوں تو یہ پانی پی کر عوام بیمار نہیں ہوں گے تو اور کیا ہوگا۔ اور اس پر ستم ظریفی یہ کہ پھر بڑے بڑے کیڑے اور سانپ برآمد ہوں۔ کیا یہ پاکیزہ ہے----! خوردنی جراثیم تو لوگ پانی ابال کر یا پھر آج کل کلورین کی گولی یا مائع کلورین ڈال کر ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر اس بڑی مخلوق کا بے چارے لوگ...... کیا کریں گے۔

بقیہ صفحہ 1

ہو اگر یہ نسخہ یاد رکھے کہ جو کچھ بھی کرے اس میں رضائے باری تعالیٰ کا پہلو غالب رہے تو پھر اس کا ہر خرچ برکتوں والا ہے اور دین و دنیا میں وہ خدا تعالیٰ کے حضور نشوونما پانے والا بنے گا اور اللہ کے فضل کی رحمتیں اور برکتوں کی ہوائیں اسے ایسی سرسبز لہلہاتی ہوئی کھیتیوں میں تبدیل کر دیں گی جو بڑی کثرت سے پھل دیتی ہیں اور ان کے پھل کی حفاظت کی ذمہ داری بھی آسمان سے اترا کرتی ہے۔ پس ایسے سودے کیوں نہ کریں خرچ تو ہم نے کرنے ہی ہیں مگر جو خدا کی راہ میں خرچ کریں وہ ایسی نیت سے کریں کہ اس سے بہتر اجر سوچا بھی نہ جاسکتا ہو اللہ کی محبت میں۔ جو دنیا میں خرچ کرنے ہیں اور خود اس کے فائدے اٹھانے ہیں اس میں بھی خدا کی محبت کا عنصر شامل کر دو تو وہ بھی تمہارے لئے جزا کا موجب بن جائے گا۔ ہر خرچ خدا کی خاطر کیا ہوا خرچ بن سکتا ہے۔

(از خطبہ 25۔ اگست 1995ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30560 میں شیر محمد ولد احمد دین قوم دوچھہ جٹ پیشہ کاشت کاری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تھابل دوچھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 21۔ ایکڑ 2۔ کنال واقعہ تھابل دوچھہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی۔/1487500 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ ڈیڑھ کنال واقعہ تھابل دوچھہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی۔/15000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع تھابل دوچھہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی۔/10000 روپے۔ اور مکان برقبہ دس مرلہ مالیتی۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/63000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیر محمد ساکن تھابل دوچھہ p.o چبہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد طاہر وصیت نمبر 23580 گواہ شد نمبر2 چوہدری سلطان احمد امیر حلقہ بھڑی شاہ رحمن گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30561 میں عنایت اللہ بھلی ولد سردار خان قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 60 سال بیعت 1947ء ساکن ٹھرو p.o خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع ٹھرو ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/60000 روپے۔ اور نقد رقم۔/140000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/200000 روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عنایت اللہ بھلی ساکن ٹھہرو p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 عنایت اللہ صدر جماعت احمدیہ ٹھرو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد نواز ساکن ٹھہرو p.o خاص ضلع سیالکوٹ۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے مسلسل عدلیہ کی آزادی کے لئے کام کیا ہے جبکہ اپوزیشن نے ہمیشہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہماری عدلیہ غیر جانبدار رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر آمر کو آئین کی تباہی کو جائز قرار دینے کے لئے عدالت تیار ملی۔ انہوں نے کہا ایسے ججوں پر بھی تنقید نہیں ہو سکتی جنہوں نے ایوب اور ضیاء کو آئین کی پامالی کی اجازت دی۔ جنہوں نے ایک اسمبلی کی تحلیل قانونی اور دوسری کی تحلیل غیر قانونی قرار دی۔ وہ بھی جو ہاؤسنگ سکیم میں ملوث ہیں۔ کوئی سوال نہیں کرے گا کہ ایک جج جسے دوسرے دن وزیر اعلیٰ بنا دیا گیا۔ کیوں نااہل قرار نہیں دیا گیا۔ اس چیف جسٹس پر بھی سوال نہیں کیا جا سکتا جس نے پلاٹ لینے کے لئے جھوٹا حلف دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مقرر کردہ کسی جج کا آمریت کو جائز قرار دینے میں کوئی حصہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اپوزیشن نے احتساب سے بچنے کے لئے ججوں کو ہراساں کرنے کی مہم چلائی۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے نیشنل اکیڈمی آف میڈیکل سائنسز کے کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ادویات عام آدمی کے بس سے باہر ہو گئی ہیں اس لئے سستی ادویات کے لئے تحقیق کی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا ہمارے بیشتر ڈاکٹر نئے طبی رجحانات سے باخبر نہیں ہوتے۔

○ وفاقی وزیر خالد احمد کھرل نے بتایا ہے کہ وفاقی کابینہ نے قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف پر دہشت گردوں سے ساز باز کرنے اور ملک میں بڑے پیمانہ پر منظم دہشت گردی شروع کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف نے ملک کے مختلف حصوں میں تشدد کی کاروائیاں شروع کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بنایا ہے جس کی ابتدا لاہور سے کی جا رہی ہے۔ ہر وارڈ کی سطح پر 20- مسلح افراد کا گروپ تیار کیا گیا ہے۔ نواز شریف نے مختلف لسانی و فرقہ وارانہ گروہوں سے رابطہ قائم کیا ہے جن سے فوجی تربیت اور دوسری مدد حاصل کی ہے۔ لیکن حکومت ایسے منصوبوں کو ناکام بنا دے گی۔ انہوں نے ایم ایس ایف کے نوجوان اور دیگر لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ خود کو اقتدار کے بھوکے سیاست دانوں کے لئے استعمال نہ ہونے دیں۔

○ اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ کابینہ کے اجلاس جس کی صدارت وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کر رہی تھیں کو بتایا گیا کہ جاوید اشرف کو پولیس نے نہیں مارا بلکہ کسی اور شخص نے اپنے مقاصد پورے کرنے کے لئے ہلاک کیا۔ اور حکومت اس کے لئے نواز شریف کو ذمہ دار قرار دیتی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف نے لاہور میں مسلم لیگی رہنما جاوید اشرف کے قتل پر شدید احتجاج کیا اور حکومت پر الزام عائد کیا کہ جاوید اشرف کو باقاعدہ منصوبہ بندی سے قتل کیا گیا۔

○ حکومت پنجاب نے مسلم لیگی جاوید اشرف کی ہلاکت کے مکمل اسباب معلوم کرنے کے لئے فوری طور پر عدالتی تحقیقات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے کسی سینئر جج کا تقرر کریں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ جاوید اشرف کیس میں میڈیکو لیگل رپورٹ تیار ہو گئی ہے جس میں واضح ہو گیا ہے کہ اسے چھرا بھی لگا ہے جو کہ بینک گارڈ کی گن کا یا ان کے کسی اپنے بندے کی گن سے لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس رپورٹ سے اپوزیشن کے تمام الزامات غلط ثابت ہو گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم جاوید اشرف کے قتل کا مقدمہ درج کرانے کے لئے عدالت کے پاس جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایک سیاسی کارکن کو دہشت گرد قرار دے کر غلط روایت قائم کر رہی ہے۔ ہم اس کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے فیصلے کے حق میں اور حکومت کے خلاف ملک بھر میں وکلاء نے احتجاج کیا۔ وکلاء ایک گھنٹے تک عدالتوں میں پیش نہ ہوئے۔ احتجاجی جلسے کئے اور جلوس نکالے۔ لاہور میں عدلیہ بچاؤ والے کتبے اٹھائے ہوئے وکلاء کچھ دیر اسمبلی کے سامنے پرامن طور پر کھڑے رہے۔ پولیس کی بھاری نفری اس سلسلہ میں تعینات کی گئی۔ سادہ پوش پولیس اہلکار بھی جلوس کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ کسی کو وکلاء کے قریب نہ آنے دیا گیا۔

○ صوبائی دارالحکومت میں وسیع پیمانے پر قتل و غارت کی سازش کا انکشاف ہوا ہے جس میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے وکلاء کے جلوس پر تخریب کاروں کی اندھا دھند فائرنگ بھی شامل تھی۔ لیکن پولیس نے حفاظتی انتظامات کر کے اس منصوبہ کو ناکام بنا دیا۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ پولیس پتھر پھینکنے والوں سے محبت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا مظاہرے کرنا اپوزیشن کا حق ہے لیکن سرکاری یا عوام کی املاک کو نقصان پہنچانا اور ڈنڈے ہاتھوں میں لے کر نکلنا درست نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جاوید اشرف کیس کی جوڈیشل انکوائری کروائی جا رہی ہے۔

○ لاہور میں ڈرائی پورٹ پر ہولناک آتشزدگی کے نتیجہ میں کروڑوں روپے کا سامان جل کر تباہ ہو گیا۔ ایک کینٹنر جس میں کیمیکل مواد تھا' کو اچانک آگ لگ گئی جس نے منٹوں میں دیگر کینٹنروں کو بھی لپیٹ میں لے لیا اور شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کے غیر موثر ہونے پر دیگر اداروں کی مدد طلب کرنی پڑی۔

○ وفاقی کابینہ نے ملک میں چینی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پانے کے لئے اور چینی کی قلت کے خاتمے کے لئے 2.25 لاکھ ٹن چینی درآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس کے بعد بتایا گیا ہے کہ زرمبادلہ کے ذخائر کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ نیز قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات کے لئے سنٹر جلد تعمیر ہو جائے گا۔

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہیں اور مارشل لاء کے نفاذ کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے اپنے خلاف تحریک عدم اعتماد کی کوششوں کا کوئی علم نہیں۔

○ پاکستان ورکرز کنفڈریشن کے زیر اہتمام گزشتہ روز راولپنڈی میں مہنگائی لوٹ مار اور بے روزگاری کے خلاف مزدوروں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا مظاہرے میں ہزاروں محنت کشوں نے شرکت کی اور مطالبات کے حق میں نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے مری روڈ پر تین گھنٹے تک ٹریفک روکے رکھی۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ ملک میں بدعنوانیوں اور لوٹ کھسوٹ کے خاتمہ کے لئے سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل اعلیٰ سطح کا کمیشن قائم کیا جائے۔ جو ملک کے بااثر طبقات کی بدعنوانیوں کا احتساب کر سکے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف بیانات نشر کرنے پر پی۔ ٹی۔ وی۔ اور ریڈیو پاکستان سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔ یہ حکم ایم۔ ڈی۔ طاہر کی رٹ پر جاری کیا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ ادارے صرف فیصلہ کے خلاف بیانات ہی نشر کرتے ہیں۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ ڈاکٹر رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
½3 تا ½7 بجے شام

امراض جلد، گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
آپکے دیرینہ خادم۔ نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں۔
قمر جیولرز
گولبازار۔ ربوہ
پروپرائٹر: میاں قمر لطیف
فون: 589-04524

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 / 219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379